رمضان کیسے گزاریں
اور کیسے نہ گزاریں

حضرت احمد دباغ

muhammadiyah publications

رمضان کیسے گزاریں؟

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی الہ واصحابہ

رمضان کے آغاز میں مسلمان کی تمنا

ہر سال رمضان کا مبارک مہینہ آتا ہے تو مسلمان کے دل میں یہ تمنا ہوتی ہے کہ اس مہینے میں خوب عبادت کروں گا اپنے گناہوں کی بخشش طلب کروں گا اور اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی حاصل کروں گا۔ بعض مرتبہ یہ تمنا، تمنا ہی رہ جاتی ہے اور رمضان کا پورا مہینہ گزر جاتا ہے۔ انسان یہ سوچتا ہے یہ شروع کے دس دن یعنی پہلا عشرہ ہے درمیانے دس دن میں خوب محنت کروں گا پھر درمیانہ عشرہ بھی گزر جاتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ میں آخری دس دن میں پچھلی کمی بھی پوری کروں گا اور اپنے رات اور دن کو عبادت، ذکر اور تلاوت قران سے روشن کروں گا۔

ستائیسویں رات کی عبادت اور کچھ لوگوں کی کوتاہیاں

وقت گزرتا رہتا ہے پھر کئی مسلمان ستائیسویں کی شب کا انتظار کرتے ہیں کہ اس رات قران ختم ہوگا اور شاید وہ رات شب قدر ہی ہو مگر وہ رات آتی ہے، لوگ ختم قران کی مٹھائی کھا کر کچھ وعظ و تقریر سن کر پھر باتوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ شاید کچھ نوافل بھی پڑھ لیں لیکن نہ غیبت سے بچتے ہیں اور نہ ٹی وی سے اور کئی بار تو ساری رات جاگ کر سحری کے وقت نماز پڑھے بغیر سو جاتے ہیں اور جو کچھ زیادہ دیندار ہیں وہ گھر میں ہی نماز پڑھ کر سو جاتے ہیں۔

عید کے دن کی کوتاہیاں اور غلطیاں

اس طرح رمضان کا پورا مہینہ گزر جاتا ہے اور عید آجاتی ہے اس میں تو بعض لوگ جو رمضان میں تھوڑا بہت کمایا ہوتا ہے وہ بھی گنوا دیتے ہیں کہ اس دن نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں کچھ لوگ سینما میں جا کر عید

مناتے ہیں بعض مرد اس دن بڑے اہتمام سے داڑھی کی سنت کو خوب صفائی سے مونڈ دیتے ہیں اور کئی عورتیں پردہ کرنے کی بجائے بناؤ سنگھار اور میک آپ کر کے اپنے لباس اور چہرے کی خوب نمائش کرتی ہیں اور اللہ کی حدود کو توڑتی ہیں تو یہ عید کہاں رہی بلکہ یہ تو رونے کا دن ہے کہ اس دن بندے نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔

قران وحدیث کی روشنی میں روزے کا مقصد

قران مجید میں ارشاد باری کا مفہوم ہے کہ روزے کا مقصد بندے میں تقوٰی اور شکر گزاری کے اعلیٰ مقام پیدا کرنا ہے۔

تقوٰی کیا ہے؟

اگر مختصر الفاظ میں تقوٰی کی تشریح اور تعریف بیان کی جائے تو وہ حضور سید دو عالم ﷺ کی مبارک زندگی کی ہر شعبے میں پیروی کا نام ہے۔ عقائد میں، عبادات میں، معاشرت، معاملات، اخلاق، سیاست، ظاہر اور باطن میں۔

ناقص روزے

رسول اکرم ﷺ کی حدیث مبارک کا مفہوم ہے' کتنے روزے دار ایسے ہیں جن کو بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ ایک اور حدیث کا مفہوم ہے' جو زبان اور جسم کے گناہ نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے کھانا پینا چھوڑنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

روزے کے روحانی درجات

علماء سلف وخلف نے فرمایا کہ روزے کی کئی قسمیں اور درجات ہیں جس درجہ کا روزہ بندہ رکھے اسی درجہ کا تقوٰی اور قرب الٰہی حاصل ہوگا مثلاً یہاں روزے کے آٹھ روحانی درجات بیان کیے جاتے ہیں آپ خود حساب لگائیں کہ آپ کس درجہ کا روزہ رکھتے ہیں۔

پہلا درجہ کا روزہ

کھانا پینا، سگریٹ، ازدواجی تعلقات، سحری کے وقت سے لے کر آفتاب کے غروب ہونے تک ترک کرنا اور ساتھ ہی پانچوں نمازیں اور تراویح ادا کرنا۔

دوسرا درجہ

اوپر والی چیزوں کے ساتھ ساتھ اپنی زبان، آنکھوں اور پاؤں کو بھی روزہ رکھوانا یعنی زبان، آنکھوں اور پاؤں کے گناہوں سے مکمل پرہیز کرنا۔

تیسرا درجہ

زبان، آنکھوں اور پاؤں کے گناہوں کے ساتھ کانوں، ہاتھوں، پیٹ اور شرمگاہ کے گناہوں سے بھی مکمل پرہیز کرنا۔

چوتھا درجہ

زبان، ہاتھ، کان اور دوسرے جسم کے حصوں کو سنت یعنی مسنون عبادات میں مشغول رکھنا اور خاصکر جو رمضان کے اعمال اس کتابچے میں لکھے ہوئے ہیں ان پر عمل کرنا۔

پانچواں درجہ

جسم کے ساتھ اپنے ذہن کو برے اور گندے خیالات سے پاک رکھنا یہ گویا قلب و دماغ کا روزہ ہے کہ بندہ خود بری سوچ نہیں سوچتا اور اگر نفس کی طرف سے آجائے تو اس کو رد کر دیتا ہے اور روک دیتا ہے اس پر عمل نہیں کرتا۔

چھٹا درجہ

اس درجہ میں بندہ اپنے دل اور دماغ، دنیا، کائنات اور آخرت پر غور و فکر کرتا ہے اور عبرت و سبق حاصل کرتا ہے اس سے دنیا کی محبت کم ہوتی ہے اور آخرت کی رغبت پیدا ہوتی ہے جس سے نیک اعمال کا شوق بڑھتا ہے اور ان میں دل لگتا ہے اور گناہوں سے بچنے میں آسانی ہوتی ہے۔

ساتواں درجہ

اس درجہ میں بندہ خاصکر عبادت کے وقت اپنے دل سے اللہ کو یاد رکھتا ہے اور پکارتا ہے اور دوسری زندگی میں حضور ﷺ کے متعلق گہرائی سے سوچتا ہے اور ان کی زندگی کی پیروی کی کوشش کرتا ہے کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، لباس، چال ڈھال اور سونے جاگنے میں۔

آٹھواں درجہ

اس درجہ میں بندے کا جسم، دل، دماغ اور روح اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی محبت میں ڈوب جاتے ہیں اور ان کی اطاعت میں فنا ہو جاتے ہیں ہر وقت اس کا باطن اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر رہتا ہے اور اسکا ظاہر حضور ﷺ کی سنتوں کے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔ نہ اس بندے کا جسم گناہ کرتا ہے نہ دل و دماغ گناہ کی سوچ سوچتے ہیں اور نہ باطن اللہ کی یاد سے غافل ہوتا ہے۔

رمضان میں کرنے والے کچھ اعمال

۱) رمضان میں سنت کی پیروی: بندے کو چاہیے کہ رات اور دن وہ حضور ﷺ کی پیروی میں گزارے خاص کر با جماعت نماز ادا کرے اور عورتیں گھر میں اول وقت نماز ادا کریں۔ سحری کے وقت مناسب حد تک کھانا کھائیں اور تراویح کی نماز پابندی سے ادا کریں۔ اگر زیادہ عبادت نہ بھی کر سکے تو نیچے لکھے ہوئے نفلی اور سنت اعمال پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

۲) رمضان کی تیاری: رمضان کے داخل ہونے سے پہلے گناہوں سے توبہ کرے اور اگر لوگوں کے حقوق میں سے کچھ ذمہ ہوں تو وہ بھی ادا کر دے اور ان سے معافی مانگے، دو رکعت نماز توبہ پڑھے اور کم از کم اس مہینے کے اختتام تک مکمل گناہوں سے پرہیز کرے۔

۳) رمضان کے مہینے کا شکر: ہر صبح و شام دو رکعت نماز توبہ اور دو رکعت نماز شکر ادا کرے، توبہ ان کوتاہیوں سے جو رات یا دن میں سرزد ہوئی ہوں اور شکر رمضان کی راتوں اور دنوں کا۔

۴) نماز تسبیح: روزانہ ظہر کی نماز کے بعد نماز تسبیح ادا کرے اگر یہ ممکن نہ ہو تو کسی اور وقت ادا کر لے۔ (نماز کا طریقہ کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں)۔

۵) اللہ میرے ساتھ ہے، دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے: ہر جائز کام کے شروع، درمیان اور آخر پر اللہ کو اس طریقہ سے یاد کرے کہ وہ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور ہر بات سن رہا ہے۔ اور ناجائز کام کے وقت بھی اسطرح اللہ کو یاد کر کے اس برے کام سے رک جائے۔

۶) لوگوں کے حقوق اور مخلوق پر شفقت: جن لوگوں کے آپ پر حقوق ہیں مثلاً بیوی بچے، رشتہ دار، پڑوسی اور غریب مسکین ان کے حقوق ادا کرے اور ان پر مزید شفقت کرے۔ جس کی ہو سکے جائز کام میں مدد کرے کہ یہ بھی جب اللہ کی رضا کی نیت سے کرے گا تو اللہ کے قرب و رضا کا ذریع بنیں گے۔

۷) صبح وشام کے مسنون اذکار: صبح وشام کے وقت ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جو دعائیں پڑھنے کے لیے بتائی ہیں ان کی تلاوت کرے یعنی مسنون اذکار کی۔

۸) روحانی روزہ اور محاسبہ: کسی جاننے والے سے مشورہ کر کے کسی درجہ کا روحانی روزہ بھی رکھیں اور اس کے ساتھ دی گئی شیٹ بھی استعمال کریں تا کہ آپ کو پتہ چل سکے آپ کس درجے کے کتنے روزے رکھ رہے ہیں۔

۹) تراویح کیسے ادا کرے: تراویح کی نماز خوب ذوق وشوق اور توجہ سے ادا کرے۔

۱۰) تلاوت قران مجید کا طریقہ: روزانہ کم از کم آدھے گھنٹہ سے لے کر ایک گھنٹہ تک قران کی معنی کے ساتھ تلاوت کرے اور تلاوت کئے گئے حصے میں غور وفکر کرے کہ میرے لئے اس میں کیا ہدایات ہیں۔

۱۱) وقت کی قدر کرے: رمضان کے مہینے میں خصوصاً وقت کا بہت خیال رکھے اس کو ضائع نہ کرے بلکہ اعمال کر کے قیمتی بنائے کہ یہ مہینہ سال میں صرف ایک بار آتا ہے اور کبھی یہ آخری رمضان بھی ہو سکتا ہے۔

۱۲) اپنے رب سے مناجات: پندرہ منٹ روزانہ خاص کر تہجد کے وقت اپنے رب سے مناجات کرے۔ اپنے دل سے اللہ سے باتیں کرے اور دعائیں مانگے اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے اور ساتھ ساری امت اور اپنے والدین کی مغفرت کے لیے دعائیں مانگے۔

۱۳) حضور ﷺ پر درود وسلام: صبح وشام ۳۰۰ مرتبہ درود وسلام پڑھے اور نبی اکرم ﷺ سے اپنے روحانی تعلق کو مضبوط کرے کہ انہی نے ہمیں ہدایت کی راہ دکھائی۔

۱۴) تہجد: ہر رات نماز تہجد کی آٹھ رکعات ادا کرے اور ان آٹھ رکعتوں کے قیام، رکوع اور سجدے عام نماز سے زیادہ لمبے کرے۔

۱۵) تہجد کے اذکار: تہجد کے وقت حضورﷺ جو اذکار پڑھا کرتے تھے ان کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھے۔

۱) اَللّٰهُ اَکبَرُ ۲) اَلْحَمْدُلِلّٰه ۳) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ۴) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْس ۵) اَستَغْفِرُاللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۶) اللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَاوَضَيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: اے اللہ میں دنیا کی تکلیفوں اور تنگیوں سے اور قیامت کے دن کی سختیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

روزہ کے مسائل

یہ بہت اہم ہے کہ بندہ روزہ کے فقہی مسائل سے واقف ہو یعنی نیت کے مسائل، کن اعمال اور چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کن سے نہیں ٹوٹتا اور کن سے مکروہ ہو جاتا ہے وغیرہ۔ چند ضروری مسائل یہاں لکھے جاتے ہیں ان کو ذہن نشین کرلیں۔

مسئلہ: روزہ کس پر فرض ہے: رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان پر جو مجنون اور نابالغ نہ ہو فرض ہیں، جب تک کوئی عذر نہ ہو روزہ چھوڑنا درست نہیں ہے اور اگر کوئی روزے کی نذر کرلے تو نذر کرلینے سے روزہ فرض ہو جاتا ہے اور قضا اور کفارہ کے روزے بھی فرض ہیں اور ان کے سوا اور سب روزے نفل ہیں۔ رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں البتہ عید اور بقرعید کے دن اور بقرعید سے تین دن بعد روزہ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ: روزے کا وقت: جب فجر کی نماز کا وقت آتا ہے جس کو صبح صادق بھی کہتے ہیں اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک روزے کی نیت سے کھانا پینا چھوڑ دے اور بیوی سے ہم بستر نہ ہو۔ شرع میں اسکو روزہ کہتے ہیں۔

مسئلہ: روزے کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اس لئے جب تک صبح صادق نہ ہو کھانا پینا وغیرہ سب کچھ جائز ہے بعض لوگ پہلے ہی سحری کھا کر نیت کر کے لیٹ جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اب نیت کر لینے کے بعد کچھ کھانا پینا نہ چاہیے۔ یہ غلط ہے کہ جب تک صبح صادق نہ ہو برابر کھاتا پیتا رہے۔ چاہے نیت کر چکا ہو یا ابھی نہ کی ہو۔

روزے کی نیت کے مسائل

مسئلہ: رمضان کے روزے کی اگر رات سے نیت کر لے تو تب بھی فرض ادا ہو جاتا ہے۔اور اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا بلکہ صبح ہو گئی تب بھی یہی خیال تھا کہ آج کا روزہ نہ رکھوں گا اور جب دن چڑھ گیا تو خیال آ گیا کہ فرض چھوڑنا بری بات ہے اس لئے اب روزہ کی نیت کر لی تب بھی روزہ ہو گیا۔لیکن اگر صبح صادق کے بعد کچھ کھا پی چکا ہو تو اب نیت نہیں کر سکتا۔

مسئلہ: اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دن کو ٹھیک دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے رمضان کے روزے کی نیت کر لینا درست ہے۔

مسئلہ: رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے یا رات کو اتنا سوچ لے کہ آنے والے دن کو میرا روزہ ہے۔بس اتنی ہی نیت سے رمضان کا روزہ ادا ہو جائے گا۔اگر نیت میں خاص یہ بات نہ آئی ہو رمضان کا روزہ ہے یا فرض ہے تب بھی روزہ ہو جائے گا۔

سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان

سحری کھانا سنت ہے اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کوئی اور چیز تھوڑی بہت کھا لے کچھ نہ سہی تو تھوڑا سا پانی ہی پی لے۔

مسئلہ: سحری میں جہاں تک ہو سکے دیر سے کھانا بہتر ہے۔لیکن اتنی دیر نہ کرے کہ صبح صادق ہونے لگے اور روزے میں شبہ پڑ جائے۔

مسئلہ: اگر رات کو سحری کھانے کے لیے آنکھ نہ کھلی سب کے سب سو گئے تو بے سحری کھائے صبح کو روزہ رکھے۔سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا بڑی کم ہمتی کی بات ہے اور بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ: جب تک صبح نہ ہو اور فجر کا وقت نہ آئے تب تک سحری کھانا درست ہے اس کے بعد درست نہیں۔

مسئلہ: کسی کی آنکھ دیر میں کھلی اور یہ خیال ہوا کہ ابھی رات باقی ہے اس خیال پر سحری کھالی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو جانے کے بعد سحری کھائی تھی تو روزہ نہیں ہوا قضا رکھے اور کفارہ واجب نہیں، لیکن پھر بھی کچھ کھائے پیئے نہیں روزہ داروں کی طرح رہے۔ اسی طرح اگر سورج ڈوبنے کے خیال سے روزہ کھول لیا پھر سورج نکل آیا تو روزہ ٹوٹ گیا، اس کی قضا کرے کفارہ واجب نہیں۔ اور اب جب تک سورج نہ ڈوب جائے کچھ کھانا پینا درست نہیں۔

روزہ بند کرنے اور کھولنے میں احتیاط

مسئلہ: اگر اتنی دیر ہوگئی کہ صبح صادق ہو جانے کا شبہ پڑ گیا تو اب کچھ کھانا مکروہ ہے اور اگر ایسے وقت کچھ کھایا پیا تو برا کیا اور گناہ ہوا۔ پھر اگر معلوم ہو گیا کہ اس وقت صبح صادق ہوگئی تھی تو اس روزہ کی قضا رکھے اور اگر کچھ نہ معلوم ہو شبہ ہی شبہ رہ جائے تو قضا رکھنا واجب نہیں لیکن احتیاط کی بات یہ ہے اس کی قضا رکھ لے۔

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ جب سورج یقیناً ڈوب جائے تو فوراً روزہ کھول ڈالے دیر کر کے روزہ کھولنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: بدلی کے دن ذرا دیر کر کے روزہ کھولے، جب خوب یقین ہو جائے کہ سورج ڈوب گیا ہو گا تب افطار کرے اور صرف گھڑی وغیرہ پر کچھ اعتماد نہ کرے جب تک دل گواہی نہ دے دے کیونکہ گھڑی شاید کچھ غلط ہوگئی ہو۔ بلکہ اگر کوئی اذان بھی کہہ دے لیکن ابھی وقت آنے میں شبہ ہے، تب بھی روزہ کھولنا درست نہیں۔

مسئلہ: کھجور سے روزہ کھولنا بہتر ہے یا اور کوئی میٹھی چیز ہو اس سے کھولے وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ بعض عورتیں اور مرد نمک سے روزہ افطار کرتے ہیں اور اس میں ثواب سمجھتے ہیں یہ غلط عقیدہ ہے۔ (بعض عورتیں عید کے روز دن نکلے صبح کو کہتی ہیں کہ روزہ کھول لو اور خود بھی اس وقت تک کچھ نہیں

کھاتی پیتیں، یہ بالکل غلط اور لغو ہے۔)

مسئلہ: جب تک سورج کے ڈوبنے میں شبہ رہے تب تک افطار کرنا جائز نہیں۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

مسئلہ: اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھالے یا پی لے یا بھول کر بیوی سے ہمبستر ہو جائے تو اس کا روزہ نہیں گیا۔اگر بھول کر پیٹ بھر کر بھی کھا پی لے تو بھی روزہ نہیں گیا۔اگر بھول کر کئی دفعہ کھا پی لیا تب بھی روزہ نہیں گیا۔

مسئلہ: ایک شخص کو بھول کر کھاتے پیتے دیکھا تو اگر وہ اس قدر طاقتور ہے کہ روزہ سے کچھ زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلا دینا واجب ہے اور اگر کوئی ناطاقتور ہو کہ روزے سے تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یاد نہ دلائے، کھانے دے۔

مسئلہ: دن کو سو گیا اور ایسا خواب دیکھا جس سے نہانے کی ضرورت ہوگئی یعنی احتلام ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: دن کو سرمہ لگانا، تیل لگانا، خوشبو سونگھنا درست ہے اس سے روزے میں کچھ نقصان نہیں آتا چاہے جس وقت ہو، بلکہ اگر سرمہ لگانے کے بعد تھوک میں یا رینٹھ میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے تو بھی روزہ نہیں گیا اور نہ مکروہ ہوا۔

مسئلہ: عطر، کیوڑا، گلاب، پھول وغیرہ اور خوشبوؤں کا سونگھنا جس میں دھواں نہ ہو درست ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: دانتوں میں گوشت کا ریشہ یا کوئی اور چیز تھی اس کو خلال سے نکال کر کھا گیا لیکن منہ سے باہر نہیں نکالا یا آپ ہی آپ حلق میں چلی گئی تو اگر چنے سے کم ہے تو روزہ نہیں گیا۔

مسئلہ: تھوک نگلنے سے روزہ نہیں جاتا چاہے جتنا ہو۔

مسئلہ: رات کو نہانے کی ضرورت ہوئی مگر غسل نہیں کیا۔ دن کو نہایا تب بھی روزہ ہو گیا۔ بلکہ دن بھر نہ نہائے تب بھی روزہ نہیں جاتا۔ البتہ اس کا گناہ الگ ہوا۔

مسئلہ: ناک کو اتنے زور سے سڑک لیا کہ حلق میں چلی گئی تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح منہ کی رال سڑک کر نگل جانے سے روزہ نہیں جاتا۔

مسئلہ: اگر آپ ہی آپ قے ہو گئی تو روزہ نہیں گیا چاہے تھوڑی سی قے ہوئی یا زیادہ ہوئی۔ اگر اپنے اختیار سے قے کی اور تھوڑی سی ہوئی تو روزہ نہیں گیا۔

مسئلہ: تھوڑی سی قے آئی پھر آپ ہی آپ حلق میں لوٹ گئی تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: اگر کان میں پانی ڈالا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: انجکشن کے ذریعہ ہاتھ، پاؤں، کمر میں دوائی پہنچائی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: منہ سے خون نکلتا ہوا گر خون تھوک سے کم ہو اور خون کا مزہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: مسواک سے دانت صاف کرنا درست ہے، چاہے سوکھی ہو یا تازہ اس وقت کی توڑی ہوئی۔ اگر نیم کی مسواک ہے اس کا کڑوا پن منہ میں معلوم ہوتا ہے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹا۔

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہے

مسئلہ: لوبان وغیرہ کی کوئی دھونی سلگائی پھر اس کو اپنے پاس رکھ کے سونگھا تو روزہ جاتا رہا۔ اسی طرح حقہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: جن لوگوں کو سانس کی بیماری ہے وہ اگر سانس والی دوا یا پائپ سے منہ میں دوا سانس کے ساتھ کھینچیں یا لے جائیں تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: دانتوں میں گوشت کا ریشہ یا کوئی اور چیز اٹکی ہوئی تھی اس کو خلال سے نکال کر کھا گیا لیکن منہ سے باہر نہیں نکالا اب اگر وہ چیز چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو روزہ ٹوٹ گیا۔ البتہ اگر منہ سے باہر

نکال لیا تھا پھراس کے بعد نگل گیا تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ گیا چاہے وہ چیز چنے کے برابر ہو یا اس سے بھی کم ہو دونوں کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ: کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا اور روزہ یاد تھا تو روزہ جاتا رہا۔

مسئلہ: اگر اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کے ہوئی تو روزہ جاتا رہا۔

مسئلہ: تھوڑی سی قے ہوئی اور جان بوجھ کر حلق میں لوٹا لی تو روزہ ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: کسی نے روزے میں کان میں تیل ڈالا یا نیمہ کرایا اور پینے کی دوا نہیں پی تو بھی روزہ ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: منہ سے خون نکلتا ہے اس کو تھوک کے ساتھ نگل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: دانت صاف کرنے کی کریم یا پیسٹ استعمال کرنا مکروہ ہے اور اس میں سے کچھ حلق میں اتر جائے تو روزہ جاتا رہے گا۔

مسئلہ: کسی نے بھولے سے کچھ کھا لیا اور یوں سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس وجہ سے جان بوجھ کر کچھ کھا لیا تو اب روزہ جاتا رہے گا۔

مسئلہ: اگر کسی کو قے (اُلٹی) ہوئی اور وہ سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا، اور اس خیال پر پھر جان بوجھ کر کھا لیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: رمضان کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ اتفاقاً ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا درست نہیں ہے، سارا دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

جب قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم آتا ہے

روزے کے توڑنے سے کفارہ جب ہی لازم آتا ہے جبکہ رمضان شریف میں روزہ توڑ ڈالے اور رمضان کے علاوہ اور کسی روزہ کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا چاہے جس طرح روزہ توڑے اگرچہ وہ روزہ رمضان کی قضا ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ: میاں بیوی کے خاص تعلقات جان بوجھ کر قائم کرنے سے روزہ ٹوٹ گیا چاہے انزال نہ ہو اور قضا اور کفارہ لازم ہیں۔

مسئلہ: اگر سرمہ لگایا یا تیل ڈالا پھر سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر جان بوجھ کر کھا پی لیا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

مسئلہ: کسی نے رمضان میں روزے کی نیت ہی نہیں کی اس لئے کھاتا پیتا رہا تو اس پر کفارہ واجب نہیں۔ کفارہ جب ہے کہ نیت کر کہ توڑ دے۔

روزہ کے مکروہات

روزہ میں کھانا پینا اور مباشرت ترک کرنا تو فرض ہے، ان کے کرنے سے روزہ ٹوٹ ہی نہیں جاتا بلکہ ایک روزہ کے بدلے اس کو دو مہینے مسلسل روزے رکھنے پڑیں گے، لیکن بعض چیزیں ایسی ہیں جن سے روزہ ٹوٹتا تو نہیں مگر مکروہ ہو جاتا ہے اور ثواب کم ہو جاتا ہے۔ وہ یہ ہیں:

۱) پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرنا اور چغلی کھانا، گالی گلوچ کرنا، سخت کلامی کرنا، چیخنا چلانا، فضول باتیں کرنا، لڑائی جھگڑا کرنا۔

۲) بھوک پیاس کی وجہ سے گھبراہٹ اور بے چینی ظاہر کرنا۔

۳) کسی چیز کا منہ میں ڈالے رکھنا یا چبانا خواہ وہ کھانے کی چیز ہو یا نہ ہو۔

۴) کوئی کھانے کی چیز چکھنا، اگر کسی عورت کا شوہر یا کسی ملازم کا مالک چڑ چڑا اور بدمزاج ہو تو ان کو زبان کی نوک سے نمک چکھ لینے کی اجازت ہے تا کہ جھگڑا نہ ہو۔

۵) روزہ کی حالت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں ضرورت سے زیادہ پانی لینا۔

۶) نہانے کی ضرورت ہو مگر صبح صادق کے بعد تک نہ نہانا، صبح ہونے اور دن نکلنے کے بعد نہانا اور زیادہ برا ہے۔

۷)ٹوتھ پیسٹ سے دانت صاف کرنا۔

۸)منہ میں بہت ساتھوک جمع کر کے نگل جانا یا دانت میں چنے سے کم کوئی چیز اٹکی ہو تو اس کو نگل جانا۔

۹)اپنے منہ سے کوئی چیز چبا کر بچے کو کھلانا۔

قضا کی صورتیں

قضا کے معنیٰ پورا کرنے کے ہیں، روزہ قضا کرنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ اگر اس کا ایک یا کئی روزے چھوٹ گئے تو اس کو صرف ایک یا جتنے روزے چھوٹ گئے ہیں رمضان کے بعد اتنے ہی پورے کر لینے چاہئیں۔ان صورتوں میں قضا ضروری ہے۔

۱)کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کچھ ڈال دیا اور وہ حلق سے اتر گیا۔

۲)روزہ یاد تھا مگر کلی کرتے وقت ارادہ کے بغیر، بے احتیاطی میں پانی حلق سے نیچے اتر گیا۔

۳)جان بوجھ کر منہ بھر کے قے (الٹی) کرنا یا منہ میں ذرا سی قے آئی اور اس کو نگل جانا۔

۴)جو چیزیں کھائی نہیں جاتیں مثلاً کاغذ، کنکری، مٹی، کوئلہ وغیرہ ان کو جان بوجھ کر نگل جانا۔

۵)دانتوں میں روٹی کا ٹکڑا یا گوشت کا ریشہ رہ گیا اور صبح کے بعد اس نے خلال کیا اور وہ حلق سے نیچے اتر گیا تو اگر یہ ٹکڑا چنے سے چھوٹا ہے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر یہ چنے کے برابر یا اس سے بڑا ہے تو روزہ قضا کرنا چاہیے۔اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب منہ کے اندر سے ہی نگل جائے، لیکن اگر منہ سے باہر نکال کر اس کو نگل لیا تو وہ ٹکڑا چھوٹا ہو یا بڑا قضا ضروری ہے۔

۶)کان میں تیل ڈالنا۔

۷)ناک سے کوئی چیز سڑک لینا اور وہ حلق سے نیچے اتر جائے۔

۸)دانت سے نکلے ہوئے خون کو، اگر وہ تھوک سے زیادہ ہو، نگل جانا۔

۹)بھولے سے کچھ کھا پی گیا اس کے بعد یہ سوچ کر کہ روزہ تو ٹوٹ گیا پھر دوبارہ کچھ کھا پی لیا۔

۱۰) صبح صادق کے بعد یہ خیال کر کے سحری کھالی کہ ابھی وقت باقی ہے۔

۱۱) غروب آفتاب سے پہلے اس خیال سے روزہ افطار کر لینا کہ سورج ڈوب چکا ہے۔

۱۲) رمضان شریف کے روزوں کے علاوہ کسی نفل یا واجب روزے کو جان بوجھ کر توڑ دینا۔

۱۳) دوپہر کے بعد روزے کی نیت کرنا۔

ان تمام صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا پڑے گا۔

روزہ قضا کرنے کا وقت

روزہ قضا ہو جائے تو سال کے گیارہ مہینے میں جب چاہے اس کی قضا کر لے، مگر رمضان کے بعد فوراً رکھ لینا بہتر ہے۔ قضا روزوں کا مسلسل رکھنا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً اگر کسی کے تین چار روزے قضا ہو گئے ہوں تو اس کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ سب کی ایک ساتھ قضا کرے، ایک ایک یا دو دو دن بعد قضا کرے تو بھی صحیح ہے۔

کسی پر پچھلے رمضان کے روزے باقی تھے کہ دوسرا رمضان آ گیا تو پہلے اِس رمضان کے روزے رکھ لے، پھر رمضان کے بعد قضا روزے پورے کر لے۔ رمضان میں کسی دوسرے روزے کی نیت کرنا صحیح نہیں ہے۔ اگر کرے گا تب بھی وہ رمضان کا روزہ ہی شمار کیا جائے گا۔

قضا اور کفارہ دونوں کا لازم ہونا

کفارہ کے معنیٰ چھپانے کے ہیں اور شریعت میں کسی گناہ کو چھپانے یا مٹانے کے لئے جو چیز دی جاتی ہے اس کو کفارہ کہتے ہیں۔ جن صورتوں میں کفارہ واجب ہوتا ہے وہ یہ ہیں۔

۱) رمضان کا روزہ رکھ کر جان بوجھ کر کوئی ایسا کام کرنا جس کا کرنا روزہ میں منع ہے۔ مثلاً کھانا پینا یا عورت کے ساتھ اپنی خواہش پوری کرنا۔ کھانے میں یہ بھی شامل ہے کہ منہ کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے جان

بوجھ کر معدہ یا دماغ میں کوئی چیز پہنچا دی جائے (اس میں کفارہ تو نہیں مگر قضا واجب ہوگی) اسی طرح پینے میں پانی، دوا یا کوئی اور پتلی چیز کے علاوہ حقہ اور سگریٹ وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اگر کوئی ان چیزوں کا استعمال کرے گا تو کفارہ دینا ہوگا۔

۲) روزہ میں کوئی ایسا کام کیا جس کا کرنا جائز ہے۔ مثلاً سر پر تیل ملا، سرمہ لگایا یا خوشبو سونگھی اور پھر یہ خیال کر کے کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا ہے اور جان بوجھ کر کچھ کھا پی لیا تو اس پر کفارہ لازم ہوگا۔

روزہ توڑ دینے کا کفارہ

رمضان کے روزے کو جان بوجھ کر توڑ دینے کا کفارہ ادا کرنے کی صورتیں یہ ہیں:

۱) ایک روزہ کے بدلے مسلسل دو مہینے کے روزے رکھنا فرض ہے، اگر دو مہینے کے اندر ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو پھر دوبارہ سے روزے رکھنا ہوں گے۔ اس لئے کفارہ کے روزے تب شروع کرنے چاہئیں جب آدمی خوب تندرست ہو اور آگے کوئی ایسا دن نہ آنے والا ہو جن میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ مثلاً عیدالاضحیٰ کے تین دنوں میں۔

۲) کفارہ کے روزے رکھنے کے درمیان میں اگر عورت کو حیض آجائے تو حیض کی مدت ختم ہونے کے فوراً بعد روزے شروع کر دینے چاہییں۔ چونکہ یہ قدرتی اور دائمی عذر ہے اس لئے ان کو اتنی اجازت دی گئی ہے۔ البتہ نفاس کی وجہ سے روزے چھوٹ جائیں تو کفارہ صحیح نہیں ہوگا، اسے پھر سے روزے رکھنا ہوں گے، کیونکہ یہ عذر ہر مہینے پیش نہیں آتا۔

۳) اگر کسی میں لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا پھر صدقہ فطر میں جتنا غلہ دیا جاتا ہے اتنا غلہ یا اس کی قیمت ان کو دیدے۔ غلام آزاد کرنے کی صورت باقی نہیں رہی اس لئے اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

اگر اکٹھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا نہ کھلا سکے یا وہ نہ مل سکیں ایک کو ساٹھ دن کھانا کھلا دے، یا ساٹھ دنوں تک

روزانہ ایک دن کا غلہ دے دیا کرے تب بھی جائز ہے۔مگر ایک آدمی کو ساٹھ دنوں کا اکٹھا غلہ یا اکٹھی قیمت ایک ہی دن دے دی تو کفارہ ادا نہیں ہوا بلکہ ایک آدمی کو ایک دن کا غلہ دینا چاہیے۔

اگر ایک ہی رمضان کے کئی روزے چھوٹ گئے تب بھی ایک ہی کفارہ واجب لیکن اگر یہ روزے دو رمضان کے ہوں تو دو کفارے دینے ہوں گے۔

رمضان کے علاوہ اگر کوئی نفل روزہ توڑ دے تو کفارہ واجب نہیں ہے۔اس کی قضا کر لینی چاہیے۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت

جن عذروں کی وجہ سے ایک مسلمان کو رمضان کے روزے نہ رکھنے یا توڑ دینے کی اجازت ہے وہ یہ ہیں:

۱) سفر: اگر کوئی شخص ۴۸ میل (۷۷ کلومیٹر) سے زیادہ کا سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہو خواہ سفر پیدل کا ہو یا ریل کا ہو یا ہوائی جہاز کا، اس کو روزہ چھوڑ دینے کی اجازت ہے لیکن اگر سفر میں تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔حضور ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا بھی ہے اور روزہ نہیں بھی رکھا ہے اور شدید تکلیف میں روزہ رکھ کر افطار بھی کر لیا ہے۔

اگر کوئی شخص روزہ کی نیت کرنے کے بعد پھر سفر شروع کرے تو اس کو اس دن کا روزہ رکھ لینا ضروری ہے۔

مرض: اگر کوئی شخص ایسا مریض ہو کہ اگر وہ روزہ رکھے گا تو اس کا مرض بڑھ جائے گا، یا کوئی نیا مرض پیدا ہو جائے گا، یا اس کے ٹھیک ہونے میں دیر لگے گی تو اس کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔یا مرض تو نہیں ہے لیکن کمزوری اتنی ہے کہ روزہ رکھے گا تو پھر بیمار ہو جائے گا تو اس کو بھی روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔

لیکن مرض کی صورت میں اسی وقت روزہ چھوڑنا چاہیے جب کوئی نیک محتاط مسلمان ڈاکٹر یا حکیم اس کو روزہ چھوڑنے کا مشورہ دے۔ یا آدمی کو خود پورا یقین ہو، یا یہ تجربہ ہو کہ روزے سے اس کو نقصان پہنچے گا۔

حاملہ اور بچے کو اپنا دودھ پلانے والی عورت

جو عورت حاملہ ہو یا دودھ پلاتی ہو اس کو اگر اپنی جان یا بچے کی جان کا خطرہ ہو یا اس کو یا بچہ کو سخت تکلیف میں پڑ جانے کا یقین ہو تو اس کو روزہ چھوڑ دینا جائز ہے۔ مثلاً روزہ دار حاملہ عورت کو بے ہوشی کی کیفیت ہو جاتی ہو، یا اس کا دودھ خشک ہو جاتا ہو اور بچہ بھوک سے تڑپتا ہو۔

لیکن اگر کوئی شخص مالدار ہو اور کسی دوسری عورت کو معاوضہ دے کر اپنے بچہ کو دودھ پلوا سکتا ہو یا بچہ دوسرا دودھ پی لیتا ہو اور اس کی صحت کو کوئی نقصان نہ ہوتا ہو تو ان صورتوں میں عورت کو روزہ رکھنا فرض ہے۔

حیض ونفاس

حیض ونفاس کی حالت میں عورت کو روزہ چھوڑ دینا چاہیے مگر جیسے ہی پاک ہو جائے اس کو روزے شروع کر دینے چاہییں اور جو روزے چھوٹ جائیں ان کو رمضان کے بعد پورا کر لینا چاہیے۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ حیض ونفاس میں چھوٹی ہوئی نماز تو معاف ہے مگر روزہ معاف نہیں۔

یہ بات بھی اچھی طرح یاد رکھنی چاہیے کہ ان تمام صورتوں میں رمضان کے بعد جب بھی عذر دور ہو جائے اس کی قضا کرنی ضروری ہے۔ اگر نہ کی جائے تو سخت گناہ ہوگا۔

روزہ رکھ کر توڑ دینے کی اجازت

اگر کسی کو روزہ رکھ لینے کی بعد اتنی شدید پیاس یا بھوک لگی کہ

ا) اگر روزہ نہ توڑے تو اسکی جان چلی جائے گی، یا

۲) اس پر بیہوشی طاری ہوجائے گی، یا

۳) کوئی اور مرض پیدا ہوجائے گا، یا

۴) مرض بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔

توان حالتوں میں روزہ توڑ دینا جائز ہے۔ مثلاً

الف) کسی کو تیز بخار آ گیا، پیٹ میں یا کان وغیرہ میں شدید درد ہوا کہ اگر وہ دوا نہیں پیتا ہے تو اسکا بخار یا درد اچھا نہیں ہوگا تو اسکو دوا پی کر روزہ توڑ دینا چاہیے۔

ب) مثلاً کسی مزدور نے اپنی اور اپنے بچوں کی پرورش کے لیے دھوپ میں سخت محنت مزدوری کی اور اس کو اتنی پیاس لگ گئی کہ اگر وہ روزہ نہیں توڑتا تو بیہوش ہوجائے گا تو اس کو روزہ توڑ دینے کی اجازت ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بغیر دھوپ میں کام کئے ہوئے اپنے بچوں کی پرورش کرسکتا تھا اور اس نے پیسے کے لالچ میں ایسا کیا تھا تو اس کی روزہ توڑ دینے کی تو اجازت ہے مگر سخت گنہ گار ہوگا۔

اسی طرح اوپر جو صورتیں روزہ نہ رکھنے کی بیان کی گئی ہیں، ان کے علاوہ بھی کوئی اچانک بات پیش آجائے تو روزہ توڑ دینا جائز ہے۔ مثلاً کوئی اچانک بیمار پڑ جائے یا اچانک سفر پیش آجائے اور اس میں روزہ پورا کرنا ممکن نہ ہو، یا حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت نے روزہ رکھ لیا مگر اس کو یا بچہ کو شدید تکلیف ہوگئی، اسی طرح کوئی بیہوش ہوگیا یا پاگل ہوگیا، ان سب صورتوں میں روزہ رکھ کر توڑ دینا جائز ہے۔ اس روزہ کے بدلے صرف ایک قضا رکھنا ہوگا کفارہ ادا کرنا نہ ہوگا۔

بڑھاپے اور طویل بیماری کا حکم

اگر کوئی اتنا بوڑھا ہوجائے کہ وہ روزہ نہیں رکھ سکتا یا اس کو کوئی ایسی خطرناک یا طویل بیماری ہو، کہ اس سے صحت پانے کی بظاہر کوئی امید نہ ہو اور روزہ رکھنے سے اس کو کوئی نقصان پہنچتا ہو تو ایسے آدمی کو اپنے ہر روزہ کے بدلے فدیہ دینے کی اجازت ہے۔

فدیہ

فدیہ کے معنی بدلہ دینے کی ہیں اور شریعت میں نماز قضا ہو جانے سے یا روزہ نہ رکھ سکنے کی بدلے میں جو خیرات کی جاتی ہے اسکو فدیہ کہتے ہیں۔

ایک روزہ کے بدلے ایک محتاج کو اتنا غلہ یا پیسے دے جتنا غلہ یا پیسے صدقہ فطر میں دیے جاتے ہیں یعنی پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت دے دینی چاہیے مگر قیمت دینے میں یہ خیال رہنا چاہیے کہ جس چیز کی قیمت لگانے میں غریبوں کا فائدہ ہو اسی چیز کی قیمت لگائے جائے ، اگر جو اور گیہوں کے علاوہ کوئی اور غلہ دے تو پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو کی جتنی قیمت ہو اتنی ہی قیمت کا غلہ دے۔

۱) فدیہ میں اگر غلہ نہ دے بلکہ ایک محتاج کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھلائے تو اس سے بھی فدیہ ادا ہو جائے گا مگر وہی کھانا کھلائے جو خود کھاتا ہے۔

۲) فدیہ کا غلہ یا قیمت کئی محتاجوں کو بھی دیا جا سکتا ہے۔

فدیہ ادا کرنے کے بعد کسی بوڑھے میں روزہ رکھنے کی طاقت آ گئی یا کوئی بیمار تندرست ہو گیا تو اس کو چھوٹے ہوئے تمام روزوں کی قضا کرنا واجب ہے، اس نے جو فدیہ ادا کیا اس کا ثواب اسکو الگ ملے گا۔

جو لوگ بڑھاپے سے کمزور ہو گئے ہوں، یا کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہوں تو ان کو چاہیے کہ اپنے روزوں کا فدیہ رمضان ہی میں ادا کر دیں، اس انتظار میں نہ رہیں کہ ممکن ہے کہ طاقت آ جائے یا تندرست ہو جائیں۔ پھر قضا رکھ لیں گے۔ ایسا کرنا گناہ ہے۔ موت کا وقت معلوم نہیں، کیا معلوم کس وقت آ جائے اور وہ ادا نہ کر سکیں۔

نمازتسبیح کا طریقہ

یہ چار رکعت نفل نماز ہے اور مکروہ وقت کے علاوہ کسی بھی وقت ادا کی جا سکتی ہے۔اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ بندے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جب گناہ معاف ہو جاتے ہیں تو بندے کو اللہ تعالیٰ کا خاص قرب اور رضا نصیب ہوتی ہے۔

نیت: میں نیت کرتا/کرتی ہوں چار رکعت نمازتسبیح کی اللہ کی رضا کے لیے۔

پھر اللہ اکبر کہہ کر ثنا یعنی سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھے اور اسکے بعد ۱۵ مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھے۔

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرۡ وَلَاحَوۡلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ۔ پھر سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر ۱۰ مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھے۔ رکوع کی تسبیح پڑھ کر ۱۰ مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھے رکوع سے اٹھ کر رَبَّنَا لَکَ الۡحَمۡدُ کے بعد پھر ۱۰ مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھے سجدہ میں جا کر سجدے کی تسبیح کے بعد ۱۰ مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھے۔اسی طرح سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں جس کو جلسہ کہتے ہیں وہاں بھی ۱۰ مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھے دوسرے سجدے میں بھی تسبیح کے بعد ۱۰ مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھے اور پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور ۱۵ مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھے اور اسی طرح تیسری اور چوتھی رکعت مکمل کرے۔

ایک رکعت میں ۷۵ مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھا جاتا ہے اور چار رکعت میں کل ۳۰۰ کی تعداد بنتی ہے۔

۱) مسئلہ: گننے کے لیے تسبیح استعمال نہیں کر سکتے اگر مشکل پیش آئے تو انگلیوں کو اپنی جگہ رکھتے ہوئے ہلکا سا دبا دیں پھر دوسری کو دبا دیں اس طرح گننے میں آسانی ہوگی اور نماز میں فرق نہ آئے گا۔

۲) مسئلہ: اگر کسی رکن میں تیسرا کلمہ پڑھنا بھول جائے تو کسی اگلے رکوع یا سجدہ میں پڑھ لے یا پھر آخری قعدہ میں التحیات سے پہلے پڑھ لے، سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں۔

۳) مسئلہ: کیونکہ یہ نفل نماز ہے دو رکعت کے بعد تشہد میں درود شریف بھی پڑھ سکتے ہیں اور تیسری

رکعت کے شروع میں ثنا بھی۔ اگر نہ پڑھے تو پھر بھی نماز مکمل ہے۔

۴) مسئلہ: نماز تسبیح اکیلے پڑھنا سنت ہے اور جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر سیکھنے سکھانے کے لیے پڑھ لے تو اسکی اجازت ہے۔

۵) مسئلہ: تسبیحات کو وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم کے بغیر بھی پڑھ سکتا ہے۔

۶) مسئلہ: نماز تسبیح پڑھنے کے دو طریقے ہیں دونوں درست ہیں جو آسان لگے اس طرح پڑھ لے۔

اوپر والا طریقہ حضرت امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ جو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں ان سے منقول ہے۔

نماز تسبیح میں تیسرے کلمے کی تعداد

رکعت	سورۃ فاتحہ سے پہلے	سورۃ کے بعد	رکوع	قومہ رکوع سے اٹھ کر	پہلا سجدہ	جلسہ سجدوں کے درمیان بیٹھنا	دوسرا سجدہ
۱	۱۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲	۱۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۳	۱۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۴	۱۵	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰

رمضان کی آخری دس راتوں کو عبادت کے لیے خاص کرے اور اسکا آسان طریقہ یہ ہے کہ اعتکاف بیٹھ جائے جو حضور ﷺ کی عظیم سنت ہے۔

SYYIDINA ABDUL AZEEZ AD DABBAGH
MAY ALLAH SHOWER HIS INFINITE MERCY ON HIM

SYYIDINA ABDUL QADIR AL JILANI
MAY ALLAH SHOWER HIS INFINITE MERCY ON HIM

MUHAMMADIYAH HOUSE OF WISDOM
33 RIDLING LANE, HYDE, CHESHIRE
SK14 1NP, ENGLAND

WWW.ZAWIYAH.ORG INFO@ZAWIYAH.ORG (+44) 01613511975